سلطان الھند خواجہ معین الدین چشتی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سلطان الھند خواجہ غریب نواز کا سالانہ عرس پاک ۶ رجب المرجب کو اجمیر شریف (انڈیا) میں نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے دنیا بھر سے لاکھوں اہل محبت میرے خواجہ کے عرس شریف کی تقریبات میں شرکت کے لیے اجمیر شریف حاضر ہو کر اپنے دامن مراد بھر کے آتے ہیں اللہ کرے

جانے والوں میں کبھی ہمارا بھی نام آ جائے

زیر نظر مضمون قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے لیے میرے سیدی و مولائی قبلہ والد گرامی مفسر اعظم پاکستان علامہ اویسی صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیف "بارہ ماہ کے فضائل و مسائل" سے لیا گیا ہے پڑھ کر یقیناً خواجہ کے اجمیر جانے کی تڑپ پیدا ہو گی۔ (محمد فیاض احمد اویسی)

حضرت خواجہ سید معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام حضرت سید غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اکثر تاریخ نگار نے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ رجب المرجب ۵۳۷ھ پیر شریف میں علاقہ سجستان (سیستان) کے قصبہ سنجر میں بتائی ہے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اور نشو نما خراسان میں ہوئی ۱۴/۱۵ سال کی عمر کو پہنچے تو والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ پھر آپ نے حصول تعلیم کے لیے سمرقند و بخارا کا سفر کیا وہاں حفظ القرآن کی سعادت اور علوم ظاہر سے فراغت حاصل کی۔ معتبر روایات کے مطابق حضرت خواجہ غریب نواز کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کم و بیش ۵ ماہ تک شہنشاہ اولیا محبوب سبحانی الشیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر رہے اور باطنی علوم و معارف کے خزانوں سے مالا مال ہوتے رہے یہی وجہ ہے کہ جب حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلان فرمایا کہ " قدمی ھذا علی رقبت کل ولی اللہ "میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے تو اس وقت حضرت خواجہ اجمیر غریب نواز منازل سلوک طے کرنے کے لیے خراسان کے پہاڑوں میں خلوت نشین تھے جوں ہی آپ نے یہ فرمان سنا تو فوراً اپنی گردن جھکا کر عرض کیا" بل علی رأسی وعینی "بلکہ آپ کا قدم میرے سر آنکھوں پر (اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبد القادر میں ملاحظہ کریں) حضرت خواجہ نے بہت سارے علماء اور صلحاء سے اکتساب فیض کیا بلخصوص اپنے مرشد صادق حضرت الشیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگرانی میں باطنی علوم اور سلوک و معرفت کی بہت ساری منزلیں طے کیں۔

روضہ انور سے سلام کا جواب آیا

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشدِ کامل کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت سے نوازے گئے۔ جب محبوب خدا سید الانبیاء آقائے کائنات ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مرید صادق کو فرمایا "معین الدین بارگاہ رسالت مآب میں سلام عرض کرو" اس وقت خواجہ غریب نواز کی کیا حالت ہو گی اس عالم شوق وجد میں آپ نے نہایت ہی ادب و احترام سے جالیوں کے سامنے ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیا "الصلوٰۃ و السلام علیک یاسید المرسلین وخاتم النبیین" مزار پر انور سے جواب آیا "وعلیک السلام یاقطب المشائخ" یہ صرف سلام کا جواب ہی نہ تھا اس سارے زمانے کی برکتیں، عظمتیں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جھولی میں ڈال دی گئیں۔ سلام کا جواب سنتے ہی مرشد کامل نے حضرت خواجہ غریب کو درود پاک پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ درود شریف پڑھتے رہے نماز عشاء کے بعد نیند کا غلبہ ہوا آنکھ لگی تو خواب میں آقا کریم روف ورحیم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی آپ نے فرمایا معین الدین ہم نے تمہیں بحکم الٰہی آج سے سلطان الھند مقرر فرما دیا ہے اپنے مرشد سے اجازت لو اور ہندوستان جا کر ہمارے دین کا خوب چرچا کرو۔ آپ نے یہ خواب اپنے مرشد کامل کو عرض کیا انہوں نے وہیں بیٹھے آنکھیں بند کرا کے پورے ہندوستان کی سیر کرائی۔ اپنے مرشد کریم سے اجازت لیکر ہندوستان آتے ہوئے آپ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر انوار (لاہور) پر حاضر ہو کر چلہ کشی فرمائی فیض یابی کے بعد یہ مشہور زمانہ شعر کہا

FAIZ E ALAM

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا   ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

لاہور سے براستہ سامان دہلی اور وہاں اجمیر گئے جہاں جہاں سے گذرتے لاکھوں غیر مسلموں کو دامن اسلام سے وابستہ کرتے گئے پیارے مصطفی کریم ﷺ کی غلامی سے سرفراز فرماتے گئے۔

تبلیغ اسلام پر ثابت قدم رہے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تبلیغ اسلام کا نصب العین لے کر ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اپنے اس نصب العین کے حصول کی خاطر آپ نے مضبوطیٔ کردار اور جدوجہد کی جو مثال پیش کی وہ لاثانی ہے۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا آپ کے راستے میں بیشمار رکاوٹیں تھیں کئی طاقتور مخالفتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ والیٔ اجمیر پر تھوی راج بھی حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مخالف تھا۔ کوئی مشکل اور کوئی مخالفت آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔ آپ کا ناقابلِ شکست جذبہ، دقیق نظر، بلند تصور، آہنی عزم، پاکیزہ دل اور اعلیٰ روحانی قوت ہر مشکل پر غالب آتی چلی گئی۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہی تھی جو ان مشکلات پر قادر ہوئی ورنہ اگر کوئی دوسرا ان کی جگہ ہوتا تو ہمت ہار دیتا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سب بڑی مشکل زبان کی صورت میں موجود تھی آپ کی زبان فارسی تھی لیکن وہ اس سے پریشان نہیں ہوئے۔ ہندوؤں کے ساتھ ربط و میل جول نے ایک نئی بولی کو جنم دیا جو بعد ازاں ایک زبان کے درجہ تک جا پہنچی۔ یہ زبان اردو تھی ان معنوں میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اردو زبان کے بانی قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے تقریباً نوے (۹۰) لاکھوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے آج انہیں کی نسلیں برصغیر میں سچے دین اسلام کے دامن سے وابسطہ ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت بلند مرتبت روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی ذاتِ بابرکات کی شہرت نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں بھی ہے۔ ہمالیہ کی دوسری طرف چین وجاپان، سمندر پار انڈونیشیا، ملائیشیا اور یورپ تک میں آپ کے لطف و کرم اور عنایت کا چرچا ہے۔ ہر رنگ و نسل، مذہب اور ملک کے لوگوں میں آپ کے نام لیواں کی تعداد ہزاروں میں موجود ہے۔

مصدقہ روایات کے مطابق آپ کا وصال باکمال ۶ رجب شریف ۶۳۳ھ مارچ ۱۲۳۶ء کو اجمیر شریف ہندوستان میں ہوا۔

عقیدت گذار

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

FAIZ E ALAM